# 39752 ـ قضاء كےروزے كےمتعلق يہ گمان كيا كہ يہ بھي نفلي روزے كي طرح توڑنا جائز ہے

**سوال**

ميري بيوي رمضان ميں ترك كيے ہوئے روزے قضاء كررہي تھي تو ميں نے اس سے روزے كي حالت ميں جماع كرليا كيونكہ ميرا گمان تھا كہ قضاء كے روزے كا حكم بھي نفلي روزے جيسا ہے ليكن پھر ميں نےاس كےعلاوہ حكم سنا تواس مسئلہ ميں كيا حكم ہے اور كيا اس ميں مجھ پر كوئي چيز لازم آتي ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

رمضان كي قضاء كےروزے واجب شدہ روزے ہيں جسےانسان بغير شرعي عذر كے توڑ نہيں سكتا، لھذا جب انسان قضاء كا روزہ ركھ لے تواس كومكمل كرنا لازم ہے ، يہ نفلي روزے كي طرح نہيں كہ جب چاہے كھول لے اور جب چاہے نہ كھولے.

مزيد تفصيل كےليے سوال نمبر ( 49985 ) كا جواب ضرور ديكھيں .

ام هاني رضي اللہ تعالي عنہا سےثابت ہے كہ وہ كہتي ہيں : ( اے اللہ تعالي كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم ميں روزہ سے تھي تو روزہ كھول ديا ہے ؟ تو رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے انہيں فرمايا: كيا تم كسي كي قضاء كررہي تھي ؟ وہ كہنےلگيں نہيں ، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانےلگے: اگر نفلي روزہ تھا توپھر تجھےكوئي نقصان نہيں دےگا . سنن ابوداود ( 2456 ) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نےاسے صحيح قرار ديا ہے.

تويہ اس بات كي دليل ہے كہ اگر اس نے واجب روزہ توڑا تو اسے نقصان دے گا اور يہاں نقصان سے مراد گناہ ہے .

ليكن جوكچھ آپ دونوں كےمابين ہوا وہ جماع ہے اور جماع كا كفار صرف رمضان كا روزہ رمضان كے مہينہ ميں ہي باطل كرنے ميں لازم آتا ہے، تو اس بنا پر آپ كےذمہ كچھ لازم نہيں آتا صرف آپ رمضان كےاس دن كي قضاء ميں ايك روزہ ركھيں اور اس كےساتھ ساتھ اللہ تعالي سے توبہ واستغفار بھي كريں اور آئندہ اس طرح كا كام نہ كرنے كا عزم بھي كريں.

ابن رشد رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

جمہورعلماء کرام اس پر متفق ہیں کہ: رمضان كي قضاء ميں رکھے گئے روزہ کوعمدا کھولنے سے کفارہ لازم نہیں آتا اس لیے کہ اس کي ادائیگي حرمت زمان نہیں، میري مراد رمضان ہے ( یعني یہ رمضان نہیں ) بدایۃ المجتھد ( 2 / 80 )

مستقل فتوي کمیٹي ( فتاوي اللجنۃ الدائمۃ ) کےفتاوي جات میں ہےکہ:

( کفارہ اس پر واجب ہوتا ہے جورمضان کےمہینہ میں جماع کرے یہ وقت کي حرمت کي بنا پر ہے، علماء کرام کےصحیح قول کےمطابق قضاء میں کفارہ واجب نہیں ہوتا ) اھ

دیکھیں: فتاوي اللجنۃ الدائمۃ ( 10 / 352 )

واللہ اعلم.